روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلیفون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات یکم دسمبر 2005ء 28 شوال 1426 ہجری یکم فتح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 268

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ قضاوقدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے مگر قضاوقدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا۔ سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضاوقدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ جب ہم اھدنا .... کہتے ہیں تو اس دعا کے ذریعہ سے اس نور کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے اترتا اور دلوں کو یقین اور محبت سے منور کرتا ہے۔

بعض لوگ جلدی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے مگر دعا سے مطلب صرف عبادت ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ہر ایک عبادت جس کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی اور ہر ایک ثواب جس کی محض خیال کے طور پر کسی آئندہ زمانہ پر امید رکھی جاتی ہے وہ سب خیال باطل ہے۔ حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار اور برکات محسوس بھی ہوں۔ ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت میں اپنے دل کی آنکھ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہمارے پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں پاک کیفیت انشراح صدر اور یقین اور محبت اور لذت اور انس اور ذوق سے پُر کر دیتا ہے۔ اگر یہ امر نہیں ہے تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 240)

غصہ سے نجات کا نسخہ

حضرت سلیمانؓ بن صرد بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھولی ہوئی تھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے۔ یعنی وہ کہے اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم.

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث نمبر:5649)

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں‘ غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

پلاسٹک وکاسمیٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیر زادہ صاحب پلاسٹک سرجری کاسمیٹک اور ہیر ٹرانسپلانٹیشن کے ماہر مورخہ 4 دسمبر 2005ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔

فضل عمر ہسپتال کا ویب سائٹ ایڈریس

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر)

نظامِ وصیت

یہ تخت و تاج یہ دولت سرا یہ جاہ و جلال
تجھے خبر ہے کہ تیرے نہیں یہ مال و منال

جو تو خدا کا بنے تو خدائی تیری ہے
نہیں تو تیرے لئے تیری زندگی بھی وبال

سراپا عشق نہیں ہے اگر تری ہستی
خیال خیام ہے تیری یہ آرزوئے وصال

یہ دیکھ موت سے آگے مقام ہیں کیا کیا
نہیں ہے موت اگر تیری زندگی کا مآل

نہ ہو گی جب ترے ہاتھوں میں آرزو کی لگام
رہے گا تا بہ قیامت دراز دست سوال

خدا کی راہ میں ذلت سے تو جو ہو ترساں
تو آبرو کی تمنا ہے اک فریب خیال

دیار عشق کی راتیں جنوں سے روشن ہیں
نگاہ شوق ذرا حلقۂ خرد سے نکال

وہ لذتیں ہیں جو پچھلے پہر کے رونے میں
سمجھ سکے گا کسی درد مند دل کا ابال

جہاں نظام وصیت کا منتظر ہے تمام
بہت قریب ہے تہذیبِ حاضرہ کا زوال

عبدالمنان ناہید

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سادہ زندگی کی اہمیت

جماعتی ترقی کیلئے تحریک جدید ایک مکمل منصوبہ ہے۔ اس کے لئے جب حضرت مصلح موعود نے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا تو اس میں جماعت کے ہر طبقے کو کما حقہ حصہ لینے کی غرض سے سادہ زندگی کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:۔

’’اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کو امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔‘‘

(مطالبات صفحہ 30)

اس تحریک کی عالمگیر ذمہ داریاں متقاضی تھیں کہ امیر اور غریب سب اس میں حصہ لیں اور مالی قربانی کی استعداد بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی تلقین ضروری تھی سو حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی جو آپ کے حسب ذیل ارشاد میں مضمر ہے۔

فرمایا:۔

’’اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں ...... تو وہ قوم جس کی ذمہ داری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کیلئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔‘‘ (مطالبات صفحہ 173)

یہ تبدیلی بفضلِ خدا مطالبہ سادہ زندگی پر عمل کرنے سے پیدا کی جاسکتی ہے اس لئے ہر فرد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانی کی استعداد کو بڑھانے کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے کما حقہ خدمت دین میں حصہ لے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح

مکرم طاہر احمد قریشی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ مدیحہ قریشی صاحبہ کا نکاح مکرم عمر وسیم ملک صاحب ابن مکرم محمد وسیم ملک صاحب مرحوم ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مورخہ 13 نومبر 2005ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔ مکرمہ مدیحہ قریشی صاحبہ مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ احمدیہ مغربی افریقہ کی پوتی ہیں جبکہ مکرم عمر وسیم ملک صاحب مکرم ملک محمد مستقیم صاحب مرحوم ایڈووکیٹ ساہیوال کے پوتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم ڈاکٹر محمد نعیم صاحب لندن ابن مکرم صوبیدار (ر) محمد امین صاحب سپرنٹنڈنٹ دارالحمد لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ ڈاکٹر محمودہ علیم صاحبہ بنت مکرم علیم الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کوٹلی آزاد کشمیر مکرم مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 30 ستمبر 2005ء کو مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر پڑھا۔ 12 نومبر 2005ء کو بارات لاہور سے کوٹلی گئی۔ بچی کی رخصتی پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مورخہ 13 نومبر 2005ء کو السعود سنٹر لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر حلقہ گلشن پارک لاہور نے دعا کروائی۔ مکرمہ محمودہ علیم صاحبہ مکرم ڈاکٹر جمیل الدین صاحب آئی سپیشلسٹ کوٹلی کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ دونوں فریقین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مبشر احمد خالد صاحب

ہمارے گاؤں ہجکہ شریف میں احمدیت

(قسط اول)

محل وقوع

ہمارا گاؤں ہجکہ شریف تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جماعت احمدیہ عالمگیر کے سب سے پہلے احمدی خلیفۃ المسیح الاول حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی کے تاریخی شہر بھیرہ سے غربی جانب صرف ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔

وجہ تسمیہ

اس گاؤں کی وجہ تسمیہ کچھ اس طرح بتائی جاتی ہے کہ گاؤں کا نام اس کی بنیاد رکھنے والے ''حاجی احمد'' نامی ایک بزرگ کے نام کی مناسبت سے ''حاجیکا'' تجویز کیا گیا۔ جو بعد میں مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ''حاجیکا'' سے ''حجکہ'' بن گیا پھر ''حجکہ'' کی حلوے والی 'ح' لاہور والی 'ہ' میں تبدیل ہوکر ''ہجکہ'' بن گیا۔ بعد ازاں گاؤں میں ایک معروف گدی کی نسبت سے ''ہجکہ'' کے ساتھ ''شریف'' کے لفظ کا اضافہ ہوکر ''ہجکہ شریف'' معروف ہوگیا۔ لہٰذا اب یہ گاؤں اسی نام سے لکھا اور پکارا جاتا ہے۔

بھیرہ کے ایک معروف اور نامور احمدی پنجابی شاعر حضرت مولانا محمد دلپذیر صاحب (1865ء-1945ء) رفیق حضرت مسیح موعود نے ہمارے گاؤں کا منظوم پنجابی زبان میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

حجکہ نام اک پنڈ پرانا جہلم ندی کنارے
بھیرے شہروں لاہندے پاسے ہکو میل پیارے
حاجیکا ہے نام اصلی تے حاجی کسے بنایا
پچھے لوکاں حجکہ حجکہ کر مشہور دھمایا

ہجکہ شریف ایک پرانی طرز کا مگر مکمل طور پر پختہ مکانات پر مشتمل گاؤں ہے۔ لوگوں کی اکثریت پڑھی لکھی ہے۔ بعض نے تو تعلیمی میدان میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ یہاں کی زیادہ تر معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔ تاہم ایک بھاری تعداد میں لوگ سرکاری و نیم سرکاری اور پرائیویٹ ملازمتوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

نمایاں خصوصیات

ہمارے گاؤں کی نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

1۔ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی 313 رفقاء میں سے ایک رفیق نمبر 297 حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب کا تعلق اس گاؤں سے تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 11 ص 328)

اسی طرح آپ کے علاوہ دو اور رفقاء حضرت ملک نور الدین صاحب (1862ء-1924ء) اور حضرت مہر نور محمد صاحب نمبردار (1860ء-1928ء) کا تعلق بھی اسی گاؤں سے تھا۔

(بحوالہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 132 تا 136)

2۔ حضرت مسیح موعود کی لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کے مصدقین میں سے جناب فرمان علی صاحب فقیر کا تعلق بھی ہجکہ شریف سے ہی تھا۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد نمبر 15 ص 176 نمبر 11)

3۔ اس وقت خدا کے فضل سے اس گاؤں کے سات واقفین زندگی بطور مربی سلسلہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جن میں مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان، مکرم ملک محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا، مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع شیخوپورہ قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح دو اور واقف زندگی نوجوان عزیزم محسن احمد صاحب اور عزیزم منظور احمد صاحب مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح نئی نسل میں سے بھی کئی بچے ''وقف نو'' کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

4۔ جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کو علاقہ بھیرہ میں ہر لحاظ سے بڑی اور بااثر دیہاتی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

احمدیت کا نفوذ

ہمارے گاؤں میں احمدیت کے نفوذ کے سامان کچھ اس طرح پیدا ہوئے کہ حضرت ملک احمد دین صاحب اور ان کے ایک چچا زاد بھائی حضرت ملک حافظ غلام محی الدین صاحب عموماً نماز جمعہ کے لئے اکٹھے بھیرہ جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہاں خطبہ جمعہ میں ایک مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے خلاف تقریر کی جس سے ان دونوں بزرگوں کے دل میں حضرت مسیح موعود کے متعلق تجسس پیدا ہوا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد ہی حضرت حافظ ملک غلام محی الدین صاحب کو بھیرہ کے کسی احمدی دوست سے سلسلہ کا کچھ لٹریچر موصول ہوا۔ جس کے مطالعہ سے دونوں بزرگوں نے حضرت مسیح موعود کو اپنے دعویٰ میں حق پر پایا اور دونوں نے بیعت کے خطوط لکھ دیئے۔ کچھ عرصہ بعد مکرم حضرت حافظ ملک غلام محی الدین صاحب نے خود قادیان جا کر دستی بیعت بھی کر لی اور حضور کے 313 رفقاء میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ جبکہ ان کے دوسرے ساتھی حضرت ملک احمد دین صاحب بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے خود قادیان نہ جاسکنے کے باعث رفقاء میں شمولیت کی سعادت سے محروم رہ گئے۔

حضرت ملک احمد دین صاحب کے ایک فرزند حضرت ملک نورالدین صاحب (1862ء-1924ء) اس زمانہ میں برما میں فوجی ملازم تھے۔ ان کے والد صاحب نے ان کو بھی حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لینے کے متعلق خط لکھا۔ خط موصول ہونے کے معاً بعد 1896ء میں وہ چھٹی پر واپس گاؤں آ رہے تھے کہ واپسی پر وہ امرتسر سے قادیان چلے گئے اور حضرت مسیح موعود کی زیارت کرتے ہی حقیقت کو سمجھ گئے اور بیعت کر کے گاؤں آئے۔

حضرت ملک نورالدین صاحب نے گاؤں آ کر حضرت مسیح موعود کی زیارت اور ملاقات کے چشم دید حالات افراد خاندان کو سنائے۔ جس کے نتیجہ میں سب خاندان بلکہ کئی دوسرے احباب نے بھی بیعت کرنے کا شرف پایا۔ حضرت ملک نورالدین صاحب اب احمدیت کے شیدائی ہو چکے تھے۔ لہٰذا واپس برما جا کر اپنے فوجی ساتھیوں کو بھی دعوت الی اللہ کرنے لگے۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کے والد حضرت چوہدری حکم الدین صاحب جو برما میں ہی آپ کے ساتھ ملٹری میں ملازم تھے آپ کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہو گئے اور وطن واپس جا کر پھر انہوں نے دعوت الی اللہ کی اور ان کی دعوت سے کئی اور لوگوں نے بھی حق کو قبول کرلیا۔ اس طرح گویا دیالگڑھ میں بھی احمدیت ہجکہ شریف کے ایک داعی الی اللہ کے ذریعہ پہنچی۔

حضرت ملک نورالدین صاحب کا خاندان

حضرت ملک نورالدین صاحب کے درج ذیل چار بیٹے تھے۔ مکرم ملک زین العابدین صاحب، مکرم ملک محمد حسین صاحب، مکرم ملک محبوب عالم صاحب اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت ملک نورالدین صاحب کی ساری اولاد احمدیت کی شیدائی اور خادم تھی۔ تاہم آپ کے فرزند گرامی ملک محمد حسین صاحب انسپکٹر محکمہ ڈاک بڑے مخلص اور دیندار تھے۔ آپ سلسلہ کی خدمت کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ آپ 1933ء تا 1943ء (جب جماعت احمدیہ ہجکہ شریف جماعت احمدیہ بھیرہ کا ہی حصہ تھی) بھیرہ کے امیر جماعت منتخب ہوتے رہے۔ آپ نے 1957ء میں وفات پائی۔

مکرم ملک محمد حسین صاحب کے بھی چار بیٹے ہوئے۔ خدا کے فضل سے آپ کے چاروں بیٹے بھی بڑے مخلص اور فدائی احمدی ثابت ہوئے۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے استاذی المکرّم ملک ممتاز احمد صاحب (ایم۔اے) مرحوم تھے۔ جن کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت احمدیہ ہجکہ شریف خدمت کی توفیق ملی۔ آپ محکمہ تعلیم میں ملازم تھے۔ ایک لمبا عرصہ گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں انگریزی اور مطالعہ پاکستان کے ٹیچر رہے۔ خاکسار کو بھی میٹرک تک آپ سے انگریزی پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد میں آپ ترقی پا کر ہیڈ ماسٹر بن گئے اور پھر D.E.O کے عہدہ پر فائز تھے کہ دوران سروس ہی اچانک بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔

آپ ماشاء اللہ بڑے وجیہہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے اور بڑے دلیر اور زندہ دل تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ایک فدائی مخلص احمدی تھے۔ 1974ء میں اینٹی احمدیہ تحریک کے دوران آپ کو ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں کچھ عرصہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ بڑے اعلیٰ ظرف کے مالک تھے۔ خاکسار نے 1978ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا، اس کے بعد جب کبھی چھٹیوں میں گاؤں جانے کا اتفاق ہوتا تو آپ امامت، درس اور خطبات جمعہ کی ذمہ داری اس عاجز کو سونپ دیتے جبکہ میں ان کا ایک حقیر شاگرد تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ اس عاجز کو محض ایک واقف زندگی ہونے اور جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہونے کی وجہ سے اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ آپ کے خلف الرشید مکرم ملک شاہد محمود صاحب بی اے کرنے کے بعد گاؤں میں ہی اپنی زمینوں کی نگرانی کرتے ہیں اور حسب توفیق جماعتی کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

مکرم ملک محمد حسین صاحب کے دوسرے بیٹے مکرم ملک محمود احمد صاحب مرحوم تھے۔ وہ بھی اپنے والد محترم اور بڑے بھائی کی طرح بڑے مخلص اور جذباتی احمدی تھے۔ آپ زیادہ عرصہ اسلام آباد میں اپنی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں مقیم رہے اور وفات کے وقت آپ سیکشن آفیسر تھے۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم ملک عدنان احمد صاحب مربی سلسلہ ہے۔

مکرم ملک محمد حسین صاحب کے تیسرے بیٹے مکرم ملک محمد اکرم صاحب ہیں۔ جو واقف زندگی ہیں اور اب دفتر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے ریٹائر ہو کر آجکل ربوہ میں ہی مقیم ہیں۔ جن کے بڑے بیٹے مکرم ملک مجیب احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ کے کارکن ہیں اور چھوٹے بیٹے عزیزم ملک اکرام احمد صاحب فیصل آباد میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم ملک محمد حسین صاحب کے چوتھے اور سب سے چھوٹے بیٹے مکرم ملک داؤد احمد صاحب آجکل ربوہ میں مقیم ہیں۔

حضرت ملک نورالدین صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم ملک مبارک احمد صاحب پوسٹ ماسٹر نے بھی اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے احمدیت کے ساتھ بڑے اخلاص اور فدائیت کا تعلق رکھا اور کئی سال تک جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کے پریذیڈنٹ رہے۔ 1953ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف ملک میں تحریک جاری تھی۔ آپ روزانہ سائیکل پر ہجکہ سے بھیرہ آتے جاتے تھے۔ راستہ میں مخالفین احمدیت کا ایک گاؤں تھا جہاں اس وقت کوئی

احمدی نہ تھا۔ ایک دن جبکہ بھیرہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلوس نکلا ہوا تھا اور سخت ٹینشن تھی مکرم ملک مبارک احمد صاحب بوقت شام اپنے گاؤں روانہ ہونے لگے تو مکرم میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ نے مکرم ملک صاحب کو راستہ کے حالات خراب ہونے اور خطرہ کی وجہ سے گاؤں نہ جانے اور رات ان کے پاس ہی قیام کرنے کا مشورہ دیا۔ جس کے جواب میں مکرم ملک صاحب نے رقت آمیز لہجہ میں کہا کہ فضل الرحمٰن! ہماری اتنی قسمت کہاں کہ شہادت کا درجہ حاصل ہو لیکن اگر میری جان احمدیت کی خاطر قربان ہو تو زہے قسمت۔ یہ کہہ کر آپ سائیکل پر بیٹھے اور اپنے گاؤں روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی حفاظت فرمائی۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص135)

آپ ڈاکخانہ میں بطور پوسٹ ماسٹر سرکاری ملازم تھے۔ اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو کر جماعتی کاموں میں اور زیادہ وقت دینے لگے۔ آپ نے 1967ء میں وفات پائی اور موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کے دو بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم ملک ظفر احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اور مکرم پروفیسر ملک محمد اقبال صاحب (ایم ایس سی) مکرم ملک ظفر احمد صاحب کو بھی کچھ عرصہ جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بعد از ریٹائرمنٹ آپ ربوہ منتقل ہو گئے۔ جبکہ مکرم ملک محمد اقبال صاحب آجکل گورنمنٹ کالج بھیرہ میں پڑھاتے ہیں اور جماعت احمدیہ بھیرہ کے صدر ہیں۔

حضرت ملک نورالدین صاحب کے سب سے بڑے بیٹے ملک زین العابدین صاحب بھی بڑے مخلص اور نیک احمدی تھے۔ آپ بسلسلہ ملازمت زیادہ تر گاؤں سے باہر رہے۔ آپ کے دو بیٹے مکرم ملک محمد ایوب صاحب مرحوم اور مکرم ملک محمد عباس صاحب مرحوم بھی بڑے نیک تھے۔

حضرت ملک نورالدین صاحب کے تیسرے بیٹے مکرم ملک محبوب عالم صاحب تھے۔ آپ کو معاشرتی اور سیاسی میدان میں جماعت اور اہل گاؤں کی خدمت کا بہت موقع ملا۔ آپ کے دو بیٹے مکرم ملک محمد یعقوب صاحب اور مکرم ملک محمد عادل صاحب ہیں۔ دونوں بھائی آجکل گاؤں میں ہی مقیم ہیں۔ مکرم ملک محمد یعقوب صاحب کو بھی اپنے باپ کی طرح سیاسی میدان میں اہل گاؤں اور جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کے تینوں بیٹے جرمنی اور لندن میں مقیم ہیں۔ آپ کے منجھلے بیٹے مکرم ملک سرفراز احمد صاحب کو لندن منتقل ہونے سے پہلے سرگودھا میں جماعت کی بہت خدمت کا موقع ملا۔

حضرت مہر نور محمد صاحب کا خاندان

جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کا دوسرا بڑا اور قدیمی احمدی خاندان حضرت مہر نور محمد صاحب نمبردار موضع ہجکہ شریف کا ہے جن کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ 1903ء میں جب حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین بھیں والے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تو حضرت مہر نور محمد صاحب نمبردار آپ کی زیارت کے لئے جہلم تشریف لے گئے اور زیارت کرتے ہی ہمیشہ کے لئے آپ کے اسیر ہو گئے اور بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ہجکہ شریف آپ کے پوتے تھے جو بڑے مخلص احمدی تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے صاحبزادے عزیزم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صاحب مخلص احمدی نوجوان ہیں۔

مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع شیخوپورہ حضرت مہر نور محمد صاحب نمبردار کے پڑپوتے ہیں۔ آپ نے زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے لیا اور تعلیم بڑی تنگ دستی مگر خودداری کے ساتھ مکمل کی اور خدا کے فضل سے مربی بن کر خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

محترم راجہ غلام حیدر صاحب کا خاندان

ہمارے گاؤں کا تیسرا بڑا، قدیمی اور مخلص خاندان مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کا ہے۔

محترم راجہ غلام حیدر صاحب (1900ء-1956ء) کو 1918ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ آپ کے ملک زین العابدین صاحب نیز مکرم ملک محمد حسین صاحب کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے جن کی بدولت آپ کو احمدیت کا تعارف ہوا۔ آپ کے ذریعہ آپ کے والدین اور چھوٹے دونوں بھائیوں مکرم راجہ عبدالمجید صاحب مرحوم اور مکرم راجہ غلام فرید صاحب مرحوم کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم راجہ غلام حیدر صاحب محکمہ انہار میں ہیڈ کلرک کے طور پر سرکاری ملازم تھے اور بڑے عالم فاضل تھے۔ نیز آپ اچھے مقرر بھی تھے۔

ہمارے گاؤں میں جب کبھی کوئی جلسہ یا تربیتی اجلاس ہوتا تو آپ کو تقریر کرنے کا موقع دیا جاتا۔ آپ ماشاء اللہ بڑا علمی اور روح پرور خطاب فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی خلافت کے ساتھ وابستگی اور محبت کا یہ عالم تھا کہ 35-1934ء میں جب حضرت مصلح موعود تحریک جدید پر خطبات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ جب تک تمام خطبہ پڑھ نہ لیتے کھانا تناول نہیں کرتے تھے۔ آپ نے دوران ملازمت ہومیوپیتھی سیکھ لی تھی اور ریٹائرمنٹ کے بعد واپس بھیرہ آ کر پریکٹس شروع کر دی۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور 1956ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے چار بیٹے ہوئے۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم راجہ بشیر احمد صاحب پی۔ آئی۔ اے میں انجینئر تھے اور بڑے زرخیز دماغ کے مالک تھے۔ آپ کا دینی و دنیاوی مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ آپ اپنی ملازمت کے دوران زیادہ تر جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ منسلک رہے۔ اور جماعت احمدیہ کراچی کے ایک فعال کارکن رہے۔ آپ ہر جماعتی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بعد از ریٹائرمنٹ ربوہ منتقل ہو گئے اور چند سال قبل یہیں پر وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اور آپ کی اولاد بھی ماشاء اللہ مخلص احمدی ہے۔

مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کے دوسرے اور خلف الرشید بیٹے ہومیو ڈاکٹر مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب موجد کیور یو سسٹم ربوہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ فدائی و شیدائی مخلص احمدی تھے اور ظاہری و باطنی بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ آپ مکمل طور پر Self Made تھے۔ انتہائی نچلی سطح سے اپنا سفر شروع کیا اور ترقی کرتے کرتے بڑا نام اور مقام کمایا اور ہماری جماعت کی پہچان بنے۔ آخر دم تک اپنے گاؤں سے تعلق زندہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیاوی بیشمار نعمتوں سے نوازا۔ اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اپنی کمائی کا زیادہ حصہ جماعتی چندہ جات اور غریب پروری میں صرف کرتے تھے۔ آپ نے اپنے خاندان اور دیگر کئی مستحقین کے مستقل طور پر امدادی وظائف جاری کئے ہوئے تھے۔ وفات کے وقت اپنے بیٹوں کو جو نصائح اور وصایا کیں ان میں سے ایک وصیت جاری شدہ وظائف کو بحال رکھنے کی تھی۔ آپ کے دونوں بیٹے مکرم راجہ رفیق احمد صاحب اور مکرم راجہ رشید احمد صاحب بھی اپنے باپ کی طرح احمدیت کے فدائی ہیں۔

مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کے تیسرے فرزند مکرم راجہ منیر احمد صاحب ہیں۔ آپ نے B.Sc کرنے کے بعد محکمہ فوڈ پاسکو میں ملازمت اختیار کر لی۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کیور یو ہومیو میڈیسن کمپنی ربوہ کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کے چوتھے اور سب سے چھوٹے بیٹے مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان ہیں۔ آپ کا اس اہم منصب پر فائز ہونا ہی آپ کے اخلاص کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم راجہ عطاء المنان بھی واقف زندگی ہے جو آجکل بطور مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم راجہ عبدالمجید صاحب ایک عبادت گزار، باخدا اور فدائی احمدی بزرگ تھے۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو زیادہ تر بیت الذکر میں تلاوت قرآن کریم اور عبادت میں مصروف دیکھتے رہے۔ آپ کی آواز بڑی سریلی تھی۔ آپ اکثر بیت الذکر میں بڑی خوش الحانی سے نداء دیا کرتے تھے۔ اسی طرح اکثر درود شریف اور حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ گنگناتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج بیت اللہ کرنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ آپ کی ساری اولاد بھی ماشاء اللہ بڑی مخلص اور فدائی احمدی ہے۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم راجہ عبدالواسع صاحب مقیم محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ بھی مخلص احمدی ہیں۔

آپ کی ایک بیٹی محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ پاکستان کی اہلیہ ہیں۔ مکرم راجہ غلام حیدر صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم راجہ غلام فرید صاحب مرحوم بھی بڑے مخلص احمدی تھے۔ آپ نسبتاً کم گو اور خاموش طبع تھے۔ آپ کو بھی کچھ عرصہ جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ آپ کی ساری اولاد بھی ماشاء اللہ بڑی مخلص احمدی ہے۔

مکرم راجہ عبدالمجید صاحب اور مکرم راجہ غلام فرید صاحب دونوں بھائیوں کو 1974ء کی تحریک میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ان دونوں بزرگوں کا ہمارے خاندان پر بہت بڑا احسان ہے کیونکہ میرے والد صاحب کو ان دونوں بھائیوں کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کارزار شدھی

1923ء میں ہندوستان میں کارزار شدھی گرم کیا گیا تو مربیان کا یہ حال تھا کہ وہ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو الگ رہا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھا لیتے اور پانی پی کر گزارہ کرتے۔ بعض اوقات ستو رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور ستوؤں پر ہی گزارہ تھا۔ احمدی مربیان کو یہ ہدایت تھی کہ وہ کسی کی دعوت قبول نہیں کریں گے۔ ان کو رات کو جہاں بھی جگہ ملتی سو جاتے اور دن کو اپنا سامان اٹھائے پیدل سفر کرتے۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جاتے اور چلنے سے پہلے کبھی یہ خیال نہ کرتے کہ راستے میں کتنے خطرات ہیں۔ جہاں ایک گاؤں میں کام ختم ہوا دوسرے گاؤں کی طرف چل پڑتے۔ اندھیری راتوں میں تنگ و پر خطر راستوں میں جہاں جنگلی سؤر اور بھیڑیے کثرت سے پائے جاتے تھے بے دھڑک روانہ ہو جاتے۔ وہ ملکانوں پر کھانے تک کا بوجھ بھی نہیں ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ:۔

"آپ لوگوں کو دین سکھانے کے لئے ہمارے آدمی آئیں گے جو آپ سے کچھ بھی نہ لیں گے بلکہ اپنا خرچ بھی آپ ہی برداشت کریں گے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 342)

محترم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز نے ضلع مین پوری اور متھرا کا دورہ کر کے قریباً چالیس دیہات میں چکر لگایا اور سولہ میل روزانہ کی اوسط سے پیدل سفر کرتے رہے۔ ایک بار کھانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکا اور متواتر انیس گھنٹے تک بھوکے رہے اور اسی حالت میں سفر جاری رکھا۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

کے لئے قربانی کرتے ہوئے آگے آئیں

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2005ء کو جماعت احمدیہ کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ حضور انور کے خطبہ کا متعلقہ حصہ بطور یاد دہانی قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

میں آج ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً ہیں اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں، جس کو توفیق ہو، گنجائش ہو۔ یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ربوہ میں خلافت رابعہ کے شروع میں یہ خواہش تھی کہ یہاں ایک ایسا ادارہ ہو جو اس علاقے میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لئے سہولت میسر کر سکے۔ تو بات اس دور میں کچھ چلی بھی تھی لیکن پھر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ لیکن بہرحال میرا خیال ہے کہ حضور کی آخری دنوں میں اس طرف دوبارہ توجہ پیدا ہوئی تھی لیکن خلافت خامسہ کے شروع میں اس پر کام شروع ہوا۔ ایک ہمارے احمدی بھائی ہیں انہوں نے اپنے والدین کی طرف سے خرچ اٹھانے کی حامی بھری۔ پھر امریکہ کے ایک احمدی ڈاکٹر بھی اس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے خواہش کی کہ میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔ بہرحال نقشے وغیرہ بنائے گئے اور بڑی خوبصورت ایک چھ منزلہ عمارت تعمیر کی جا رہی ہے جو اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور اس فیلڈ کے ڈاکٹر ماہرین کے مشوروں سے یہ سارا کام ہوا ہے۔ وہ اس میں شامل ہیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب سے مشورہ لیا گیا ہے۔ ایک ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے کیسی کیسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرکزی کمیٹی میں شامل بھی ہیں۔ مستقل وقت دیتے ہیں ماشاء اللہ۔ پھر جو نقشے انہوں نے بنوانے تھے جیسا کہ میں نے کہا وہ چھ منزلہ عمارت کے تھے جس میں تمام متعلقہ سہولتیں جو ایک دل کے ہسپتال کے لئے ضروری ہیں اس میں رکھی گئی تھیں۔ تو جو اس وقت انہوں نے تخمینہ دیا تھا، جو اندازہ خرچ دیا تھا اس وقت بھی اس رقم سے زیادہ تھا جس کی ان دو صاحبان نے (جن کا میں نے ذکر کیا) دینے کی حامی بھری تھی۔ تو انتظامیہ کچھ پریشان تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ نقشے جو بنائے گئے ہیں جن کی میں نے منظوری دی تھی اسی کی منظوری دیتا ہوں۔ اسی کے مطابق کام کریں۔ اللہ کا نام لے کر انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا، فضل فرمائے گا۔ اس میں پھر کچھ اور لوگ بھی شامل ہوتے رہے اور اب جہاں تک عمارت کا تعلق ہے وہ قریباً مکمل ہو چکی ہے، چند مہینوں میں جلد ہو جائے گی۔ اس تعمیر میں (بتا چکا ہوں) کچھ لوگوں نے حصہ بھی لیا۔ اور فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ نے بڑی محنت سے اور ہر جگہ پر جہاں بچت ہو سکتی تھی جہاں ضرورت تھی، انہوں نے بچت کرائی اور تعمیر کروانے میں احتیاط کی۔ خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب کے ٹیکنیکل مشورے بھی باقاعدہ ہر قدم پر ملتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ لیکن اب جو ایکویپمنٹ (Equipment) اور سامان وغیرہ ہسپتال کا آنا ہے وہ کافی قیمتی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ فیزز (Phases) میں خریدیں۔ جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے گا لیکن ابتدائی کام کے لئے بھی کافی بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر خدا کے پاس بے انتہا ہے اس کے وعدوں کے مطابق کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلد پورا بھی کریں۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے۔ کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ آپ لوگوں کو موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں اور شامل ہو جائیں اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔ آجکل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں۔ ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہا ہو گئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو افورڈ (Afford) کر ہی نہیں سکتا۔ ایک غریب آدمی تو علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہ آخرین ہیں جنہوں نے نیکی کے ہر میدان میں پہلوں سے ملنا ہے، ہم اپنے دعوؤں میں تبھی سچے ثابت ہو سکتے ہیں جب ان نیکی کے کاموں میں ان مثالوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو پہلوں نے ہمارے لئے قائم کی ہیں۔ وہ لوگ تو امیر ہوں یا غریب کسی بھی مالی تحریک پر بے چین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال پیش کیا کرتے تھے۔ محنت کرتے تھے، مزدوری کرتے تھے اور اپنی استعدادوں کے مطابق قربانی پیش کرتے تھے اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو بے انتہا نوازا اور اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ ان قربانیوں کا ذکر حدیث میں یوں آتا ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار چلا جاتا جہاں وہ محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر جو ایک مُدّ اناج وغیرہ ملتا۔ چھوٹی موٹی جو مزدوری وغیرہ ملتی تھی، اللہ کی راہ میں خرچ کرتا۔ اور اب ان کا یہ حال ہے کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہیں۔
(بخاری کتاب الاجارہ۔ باب من آجر نفسہ لیحمل علی ظہرہ ثمّ تصدق بہ)

تو اس اُسوہ پر چلتے ہوئے قربانیوں کے نظارے جماعت احمدیہ میں بھی نظر آتے ہیں۔ پس آج بھی ان نظاروں کو ختم نہ ہونے دیں اور خدمت انسانیت کے اس اہم کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جہاں تک انسٹیٹیوٹ کے لئے ڈاکٹرز کا تعلق ہے، ہمارے امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے وقف کیا مستقل وقف کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد ربوہ پہنچ جائیں گے۔ دوسرے یہاں بھی بعض نوجوان واقفین زندگی ڈاکٹرز تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تعلیم مکمل ہونے پر وہاں چلے جائیں گے۔ اور پاکستان میں بھی بعض نوجوان ہیں جنہوں نے وقف کیا ہے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ اور اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کی سرپرستی میں انشاء اللہ یہ ادارہ چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں بھی برکت ڈالے۔ اور پھر یہ ادارہ مکمل ہونے کے بعد دوسرے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھی میں کہوں گا کہ وہ بھی وقف عارضی کر کے یہاں آیا کریں۔ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کے بدلے ضرور دے گا، اجر ضرور دے گا۔ اور دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو بہت کامیاب ادارہ بنائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو، پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا''۔ یعنی اس کا مال ضائع ہو جائے گا۔

''یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے''۔
(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497-498)

اللہ کرے کہ کبھی کسی احمدی کے دل میں قربانی کرنے کے بعد تکبر پیدا نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کو ایک اعزاز سمجھے، ایک فضل سمجھے اور ہمیشہ کی طرح وہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتا چلا جائے۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے والا ٹھہرے، نہ کہ آپ کی ناراضگی سے حصہ پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

علم کے حصول کی غرض

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب امتحان انٹرنس دے کر امرتسر سے واپس آئے۔ (یہ مارچ 1905ء کا واقعہ ہے)۔ حضرت مسیح موعود سے کسی بہت ہی پیار کرنے والے نے کہا کہ آپ دعا کریں یہ پاس ہو جاویں اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''ہمیں تو ایسی باتوں کی طرف توجہ دینے سے کراہت پیدا ہوتی ہے ہم ایسی باتوں کے لئے دعا نہیں کرتے ہم کو نہ نوکریوں کی ضرورت ہے اور نہ ہمارا یہ منشا ہے کہ امتحان اس غرض سے پاس کئے جاویں ہاں اتنی بات ہے کہ یہ علوم متعارفہ میں کسی قدر دستگاہ پیدا کر لیں جو خدمت دین میں کام آوے۔ پاس فیل سے کوئی تعلق نہیں اور نہ کوئی غرض''۔
(الفضل 16 ستمبر 2000ء)

جلد سازی کا فن

ہم روزانہ مختلف اشیاء استعمال کرتے ہیں۔ ان اشیاء سے ہم اس قدر زیادہ واقف ہوتے ہیں کہ ان کے متعلق کبھی غور نہیں کرتے۔ کتابوں ہی کی مثال لے لیجئے۔ ہزاروں لاکھوں کتابیں ہر سال طبع ہوتی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ کتابیں بنتی کس طرح ہیں۔

کسی بھی کتاب کے صفحات پہلے کاغذ کی بڑی بڑی شیٹوں پر چھاپے جاتے ہیں اور ان شیٹوں کو اس انداز سے تہہ کیا جاتا ہے کہ 16 صفحات پر مشتمل ایک حصہ (Section) بن جاتا ہے۔ اس طرح کے مختلف حصوں کو ایک ترتیب کے تحت اکٹھا جوڑ لیا جاتا ہے۔ انہیں مستقل طور پر حفاظتی جلد میں رکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ یہ پھٹ کر خراب نہ ہو جائیں۔ کتابوں کی جلد سازی ایک بہت قدیم فن ہے۔ یہ فن اس دور میں بھی موجود تھا جب تحریریں محفوظ کرنے کے لئے کاغذ استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔

کتابوں کی جلد سازی کا مقصد صرف ان کے صفحات کو اکٹھا جوڑنا ہی نہیں ہے بلکہ کتاب کو قابل دید اور خوبصورت بنا کر پیش کرنا بھی ہے۔ جس طرح خوبصورت لباس سے ہماری شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جلد کتاب کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے۔ آج کے مقابلے میں ابتدائی دور میں جلد سازی کے فنی پہلو پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔ کسی کتاب کی جلد سازی کے عمل میں ڈیزائنر، نقش گر، جوہری اور مصور اپنا اپنا بھرپور کردار ادا کیا کرتے تھے۔ نتیجتاً ان سب کا کام فن کے ایک نفیس اور اعلیٰ معیاری نمونے کی صورت میں سامنے آتا تھا۔ بعض جلد ساز کتاب میں اپنے دستخط بھی شامل کر دیا کرتے تھے یا رمز نویسی میں اس امتیازی کام سے متعلق کوئی چھوٹی موٹی تحریر لکھ دیتے تھے۔ آجکل اس قسم کی کتابوں کو ان کے مندرجات کے بجائے ان کی ظاہری شکل وصورت کے پیش نظر سنبھال کر رکھا جاتا ہے۔

فن جلد سازی کی تاریخ بہت قدیم لیکن دلچسپ ہے اور بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں۔ اس کا آغاز تحریر کے ابتدائی ایام میں اس وقت سے بھی پہلے ہو گیا تھا جب کتابوں نے جانوروں کی کھالوں پر لکھے جانے والے مسودات کی جگہ لینا شروع کی۔ ان مسودات کو ایک رول (Roll) کی شکل میں لپیٹ کر رکھا جاتا تھا۔ اس دور میں تحریری مسودات کی شیٹوں کو اکٹھا کرنے کے لئے Volumen کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا جس کا مطلب ''گول کر کے رکھی ہوئی تحریر'' (Secroll) ہے۔ اسی قسم کی اصطلاح انگریزی لفظ Evolution میں بھی ملتی ہے جس کے اصل معنی ''بل کھولنا'' ہیں۔ یہ لاطینی لفظ Volvere سے نکلا ہے جس کے معنی ''لپیٹنا'' یا ''بل دینا'' ہیں۔ قدیم دور میں تحریروں کو محفوظ کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ بعض اوقات پیپرس کے پرانے مرغولوں کی اکٹھی سلائی کر کے انہیں لکڑی کے دو تختوں کے درمیان دبا کر رکھ دیا جاتا تھا۔ اہل روم اپنی دستاویزات کو اسی طریقے سے محفوظ کیا کرتے تھے لیکن زیادہ خاص اور اہم دستاویزات کی بہتر انداز میں جلد بندی کی جاتی تھی۔ مثال کے طور پر روم کے بادشاہوں میں یہ روایت موجود تھی کہ وہ اپنے صوبائی گورنروں کو چار جلدوں پر مشتمل چمڑے کی جلد میں بند ہدایات نامے جاری کیا کرتے تھے جن کے اوپر دھاتی بکسوے یا آنکڑے بھی لگائے گئے ہوتے تھے۔

دور حاضر کی ابتداء میں جلد سازی کے ایک نئے طریقے کاڈیکس (Codex) کا آغاز ہوا۔ کلیسا کے پادریوں کی تحریروں کی ابتدائی نوعیت کی کتابوں کی شکل میں جلد بندی کی جاتی تھی۔ یہ کتابیں دونوں جانب سے لکھی گئی شیٹوں سے بنائی جاتی تھیں۔ تاہم غیر اہل کتاب لوگ اس قسم کی کوئی تحریر نہیں رکھتے تھے۔

کتابوں کے صفحات چرمی کاغذ (Parchment) یا چمڑے کی جھلی سے بنائے جاتے تھے اور چونکہ یہ مادے انتہائی دیرپا ہوتے ہیں، اس لئے کوڈیکس جلد بند کتابیں آج بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ان میں چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی کی Codex Vaticanus اور Codex Alexandrinus زیادہ مشہور ہیں۔ ایک اور مشہور کتاب Codex Sinaiticus ہے جو 1933ء میں روس کی حکومت سے خرید کر برٹش میوزیم میں رکھی گئی۔ اس کی مالیت ایک لاکھ برطانوی پاؤنڈ تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی تعلیمات کے خلاصوں پر مبنی مخطوطات کی نقول اور پادریوں کی دعاؤں پر مشتمل اس انداز سے مجلد کتابیں سینٹ آگسٹائن کے دور میں بھی موجود تھیں۔ ان میں سے ایک شمالی اٹلی میں میلان (Milan) کے قریب مانتسا (Montza) میں موجود ہے۔ یہ جلد ملکہ تھیوڈیلنڈا کے مدفون باقیات کے ایک حصے پر مشتمل ہے جس نے 600 عیسوی میں لمبارڈی پر حکومت کی تھی۔ اس کی جلد کے اوپر پتھروں سے ابھرواں نقش کاری (کیمیو) کے ساتھ طلائی آرائش بھی کی گئی ہے۔ اس انداز میں پیش ہونے والی یہ تقریباً سب سے قدیم کتاب ہے۔ اگر اس سے پہلے کبھی اس قسم کی کتابیں موجود تھیں تو یقیناً جنگوں اور انقلابوں کے دوران انہیں تباہ و برباد کر کے ان کی خوبصورت اور قیمتی جلدیں اتار لی گئی ہوں گی۔

یورپ کے تاریک دور میں مغربی ثقافت کو مذہبی جماعتوں اور طاقتور شہزادوں نے ہی زندہ رکھا۔ تہذیب وتمدن کے ان رکھوالوں نے نقل نویس رکھے ہوئے تھے جو مذہبی اعتبار سے متبرک تحریروں کی نقلیں تیار کرتے اور ان کی تشریح و توضیح کیا کرتے تھے جبکہ آرٹسٹ ان کی مختلف حصوں (Volumes) کی شکل میں جلد بندی کیا کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے بعض اوقات ہاتھی دانت اور سونے چاندی کے ذریعہ ابھرواں بیل بوٹے اور پھول وغیرہ بھی بنائے جاتے تھے۔ اس قسم کے کام کا ایک شاندار نمونہ شارلیمن کی انجیلیں (Gospels of Charlemagne) ہیں جن کی جلد بندی چوب زان (Beech Wood) سے کی گئی تھی اور اس کے اوپر سونے کی تہ چڑھائی گئی تھی۔ کتاب کی جلد کے بیرونی جانب جواہرات اور نایاب روغن سے مینا کاری کی جاتی تھی۔

مخطوطات

طباعت کی ایجاد سے قبل بھی مخطوطات کی شکل میں بہت وسیع تعداد میں کتابیں موجود تھیں۔ ان کی جلد بندی کا سب سے سستا طریقہ یہ تھا کہ تحریر شدہ صفحات کو لکڑی کے دو تختوں کے درمیان بند کر دیا جاتا تھا۔ بعض اوقات ان تختوں کے اوپر مصوروں سے چھوٹی چھوٹی خوبصورت تصویریں بنوائی جاتی تھیں جو کتاب کے مندرجات سے متعلق ہوتی تھیں۔ وسطی اٹلی کے شہر سینا (Siena) میں اس قسم کی بہت سی کتابیں محفوظ ہیں۔ ان میں اٹلی کے مشہور مصور ڈوچو ڈی باونین سینا (Duccio di Buoninsegna) کے فن مصوری کے جواہر پارے موجود ہیں۔ ان تصاویر سے اس دور کی زندگی کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کتابوں کی جلد والے تختوں پر نقش و نگار والا چمڑا چڑھانے کا رواج شروع ہو گیا۔ اس مقصد کے لئے لکڑی کے اوپر ابھری ہوئی شکلوں اور نمونوں والے سانچے بنائے جاتے تھے اور اچھی طرح بھیگے ہوئے چمڑے کو ان کے اوپر رکھ کر اس قدر دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ چمڑے کے اوپر سانچے والا نمونہ بن جاتا تھا۔ اس کے بعد یہ چمڑا کتاب کی جلد کے اوپر گوند کی قسم کے چپکنے والے مادے سے چپکا دیا جاتا تھا۔

کتابوں کی چمڑے والی جلد سازی کا فن ابھی اپنے ارتقائی مراحل میں تھا کہ جلد بندی کے لئے مخمل اور بیل بوٹوں والے ریشمی کپڑوں کا استعمال شروع ہو گیا۔ لاطینی اور یونانی مصنفوں کی کتابوں کی جلد بندی اکثر اسی انداز سے کی جاتی تھی۔ ان میں سے کچھ جلدوں (Volumes) میں سونے کے بکسوئے بھی لگائے جاتے تھے۔ جلد سازی کے لئے اس وقت دستیاب مادوں میں چمڑا سب سے بہتر تھا اور طباعت کی ایجاد سے کتاب سازی کے شعبے میں یہ ایک جزو لازم کی شکل اختیار کر گیا۔ اب کتابوں کا زیادہ تعداد میں چھپنا ایک یقینی امر تھا چنانچہ جلد سازوں میں چمڑے والی نفیس جلدیں بنانے کے لئے مقابلے اور سبقت کا رجحان پیدا ہو گیا۔

چمڑے کی نایاب جلدیں

اٹلی کا شہر وینس یورپ میں چمڑا سازی کے بڑے مراکز میں سے ایک تھا۔ اس شہر کے تجارتی استحکام نے فنون کی تحریک اور اٹلی کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بہت اہم کردار ادا کیا۔ بحیرہ روم کے مشرقی ممالک کے ساتھ طویل عرصے تک تجارت سے اس شہر کی دولت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ وینس کے باسیوں میں ایک خاص بات یہ تھی کہ یہ لوگ جس ملک کے ساتھ بھی تجارت کرتے تھے۔ اس کی فنکارانہ تکنیکیں بہت جلد سیکھ لیتے تھے۔ یوں مشرق کے لوگوں سے انہوں نے کتابوں کی جلد کے اوپر سونے سے لکھائی اور نقش ونگار بنانا سیکھا۔

اس قسم کی قیمتی جلدیں بنانے کے لئے نمونے کے سانچوں کو گرم سونے میں ڈبو کر چمڑے کے اوپر جڑ دیا جاتا تھا۔ سپین کے شہر قرطبہ میں مور (Moors) باشندے مراکشی چمڑے کی آرائش کے لئے اس قسم کی تکنیک استعمال کرتے تھے۔ مراکشی چمڑا بکریوں کی کھال سے تیار کیا جاتا تھا اور اس کی دباغت کے لئے سماق کی چھال استعمال کی جاتی تھی۔ اس چمڑے کی مناسبت سے جلد سازی میں ''مراکشی'' جلد بندی کی اصطلاح نے جنم لیا۔ یہ طریقہ نیپلز میں اپنایا جاتا تھا۔ ہنگری کے میتھیئس اول (Matthias I) نے بڈاپیسٹ میں اپنے کتب خانے میں کتابوں کے ایک وسیع ذخیرے کی جلد بندی کے لئے نیپلز سے کاری گر بلوائے تھے۔ میتھیئس اس وقت یورپ کا سب سے عظیم بادشاہ خیال کیا جاتا تھا۔

اسی اثناء میں وینسی چمڑے کی جلدیں پورے مغربی یورپ میں مشہور ہونا شروع ہو گئیں۔ یہ زیادہ تر ایلڈوس مینوشیئس کے کام کی وجہ سے ہوا جس کی بنائی ہوئی مشہور ایلڈی جلدوں کے اوپر نشاۃ ثانیہ کی جلدوں کی طرز پر سونے سے بنایا گیا آرائشی حاشیہ لگا ہوتا تھا۔ انگلستان میں ''وینسی انداز'' کی سونے کے نقش ونگار والی جلدیں ٹامس برتھیلٹ نے بادشاہ ہنری ہشتم کے لئے بنائی تھیں۔ فرانس میں شاہی دربار کے اپنے جلد ساز ہوتے تھے اور فرانس اول اور ہنری دوم کی کتابوں کے لئے خوبصورت نمونے کی جلدیں بنانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ لوئی چہار دہم کے دور میں کتابوں کی جلد کا ایک نمونہ بہت مشہور ہوا۔ اس میں درمیان میں گلاب کا ایک بڑا پھول اور چاروں کونوں میں ایک ایک چھوٹا پھول ہوتا تھا۔ جلد کے کناروں کے ساتھ ساتھ لیس جیسا حاشیہ لگا ہوتا تھا۔ تمام پھول اور حاشیہ عمدہ چمڑے کے اوپر سونے سے نقش شدہ ہوتا تھا۔

آجکل کتابیں بے شمار تعداد میں چھپتی ہیں چنانچہ ان کی جلدیں کپڑے اور گتے یا کاغذ (Paper Back) سے بنائی جاتی ہیں۔ چمڑے کی جلد والی کتابیں صرف کتابیں جمع کرنے والوں کے پاس ہوتی ہیں یا نمائشی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں چونکہ زیادہ تر کام مشینوں سے لیا جاتا ہے۔ اس لئے جلد سازی کے شعبے میں بھی زیادہ کام مشینوں ہی سے لیا جاتا ہے۔ (ایجادات اور دریافتیں)

انوار احمد انور صاحب

دینی تعلیمات کی روشنی میں
یتیم بچوں کے حقوق کی حفاظت

یتیم کا لغوی استعمال اکیلے رہ جانے یا غفلت برتنے کے معنوں میں ہوتا ہے۔ اس بناء پر یتیم کے معنی یا تو تنہا رہ جانے والے فرد کے ہیں۔ یا ایسے شخص کے جس کی طرف سے غفلت برتی جائے (لسان العرب)

اصطلاحی معنوں میں یتیم اس لڑکے یا لڑکی کو کہا جاتا ہے جو بچپن میں باپ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو جائے۔ جبکہ ماں کی ماتا سے محروم ہونے والے بچے کو عجّی کہا جاتا ہے۔ (تاج العروس)

عام طور پر یتیمی بلوغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:۔

لا یتم بعد احتلام (ابوداؤد)

بلوغ کے بعد یتیمی نہیں۔

دین حق نے ابتدائی ایام میں معاشرے کے جن سنگین مسائل کو حل کیا۔ ان میں ایسے یتیم بچوں کا بھی مسئلہ تھا جو بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو جاتے تھے اور معاشرہ میں انہیں جور وستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور حقیقی باپ کی وراثت تک سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ دین نے ان یتیم بچوں پر احسان کیا اور مدنی زندگی کے اوائل میں ہی وراثت کے احکام نازل ہوئے۔ جن میں متروکہ جائیداد سے یتیم بچوں اور ان کے سرپرستوں کے حصوں کی پوری تفصیل بیان کر دی گئی اور پھر اس پس منظر میں یتیموں پر ظلم کی حسب ذیل صورتوں کی بھی صاف ممانعت کر دی گئی۔

یتیموں کی جائیداد پر قبضہ کر لینا۔ قرآن کریم میں اس فعل شنیع پر سخت ترین الفاظ میں یوں تہدید کی گئی ہے۔

جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 11)

بعض احادیث میں یتیموں کے مال کھانے کو سات ہلاکت خیز گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الوصایا)

زیادتی کی ایک دوسری صورت یہ تھی کہ یتیموں کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر ہضم کر لیا جاتا تھا یا پھر ان کی اچھی اشیاء استعمال کر لی جاتیں اور اس کے بدلے ان کو گھٹیا اشیاء واپس کر دی جاتیں۔ اس ضمن میں قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا کہ یتیموں کے عمدہ مال اپنے ناقص مال سے نہ بدلو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھاؤ یہ بہت بڑا گناہ ہے (النساء)

اور پھر فرمایا:۔

یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے جو احسن ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائیں۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 153)

یتیم لڑکیوں کا معاملہ چونکہ یتیم لڑکوں سے زیادہ نازک ہے اس لئے ان کے سلسلے میں چند اور بنیادی احکام ملتے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ ان کا نکاح ان کی رضامندی اور اجازت سے ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے صاف لفظوں میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یتیم لڑکی کے نکاح کے وقت اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اور اگر وہ انکار کر دے تو زبردستی کرنے کا کوئی جواز نہیں (ابوداؤد)

ایسے بچوں کے زندگی گزارنے کے لئے معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشی طور پر ان کا خیال رکھے۔ صدقات واجبہ میں بھی یتیم بچوں کا حق مقرر کیا گیا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ میں یتیموں کو سرفہرست رکھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں یتیم کو کھانا کھلانے کو حصول جنت کا سبب اور گھاٹی عبور کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم کی سورۃ الماعون میں یتیموں کو دھکے دینا کفار اور مشرکین کا خاص وصف بیان کیا گیا ہے۔

یتیم بچے ہمارے حسن سلوک اور ہمدردانہ رویے کے مستحق ہیں۔ ان کے خصوصی استحقاق کا سبب یہ ہے کہ ان کا سب سے بڑا بہی خواہ یعنی والد موجود نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

پھر اس لئے بھی وہ (یتیم۔ ناقل) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے، ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں اور نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنور جاتی ہے بلکہ وہ دوسروں کی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بن جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 7)

آنحضرت ﷺ یتیم بچوں کے ساتھ خصوصی شفقت اور محبت کا سلوک فرماتے اور ان کی آبادکاری کے لئے خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ لونڈیوں کی تقسیم کے موقع پر اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو محروم رکھنا اور یتامیٰ بدر کے گھروں کو آباد کرنا اس کی واضح مثال ہے (ابوداؤد)

ایک دوسری روایت میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو جنت میں اپنے ساتھ رہنے کی بشارت دی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر یتیم بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے گا۔ اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال ہوں گے اسے ان کی تعداد کے مطابق نیکیاں حاصل ہوں گی۔

(مسند احمد بن حنبل)

ایک موقع پر رسول کریم ﷺ سے کسی شخص نے سخت دلی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلفاء احمدیت کی شفقت کے طفیل جماعت میں یتامیٰ کی کفالت کا بہت اچھا انتظام موجود ہے اور کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ بطریق احسن اس کام کو سرانجام دے رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2004ء میں فرماتے ہیں:۔

یتیموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ ان کا بھی خیال رکھو۔ ان کو معاشرے میں محرومی کا احساس نہ ہونے دو اور اس حدیث کو یاد رکھو کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے..... اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے۔ لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں"۔ (روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

(دین حق) نے یتیم بچوں کو معاشرے کا فعال حصہ بنانے کے لئے جو ہدایات دی ہیں۔ وہ دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتیں ان کا مقصد یتیم بچوں کو زندگی کی دوڑ میں برابر کا شریک کرنا ہے تا کہ وہ معاشرے میں مفید کردار ادا کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے زیر کفالت ہزاروں بچے پرورش پا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے نمایاں عہدوں پر فائز ہوئے۔ ان میں سے بعض نے یونیورسٹیز میں ٹاپ کیا۔ بعض ڈاکٹر، انجینئر اور جج بنے۔ ان بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ اس وقت اللہ کے فضل سے 1500 سے زائد بچے کمیٹی کے زیر کفالت ہیں اور آجکل مہنگائی کی وجہ سے -/1000 روپے سے -/2000 روپے فی بچہ تک ماہانہ اخراجات ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور انور ایدہ اللہ کی شفقت اور احباب جماعت کے تعاون سے یہ نظام بطریق احسن جاری ہے۔ روز افزوں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر خصوصی توجہ اور تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب ہیلے کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ آفر کیا ہے۔ (i) بی بی اے (آنرز) (ii) ایم بی اے (iii) ای ایم بی اے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 دسمبر 2005ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ 18 دسمبر 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 28 نومبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور نے ہائر نیشنل ڈپلومہ (مکینیکل ٹیکنالوجی) سیشن 06-2005ء میں داخلے کا اعلان کیا ہے یہ پروگرام سیلف سپورٹنگ ایوننگ کلاسز میں آفر ہو رہا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 دسمبر 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 27 نومبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

سوئڈش انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات نے ہائر نیشنل ڈپلومہ کورس الیکٹرونکس ٹیکنالوجی اور میکینیکل ٹیکنالوجی میں آفر کیا ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 دسمبر 2005ء ہے جبکہ انٹرویو 8 دسمبر 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 27 نومبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رائیونڈ روڈ لاہور نے ہائر نیشنل ڈپلومہ کورس الیکٹرونکس ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں آفر کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 دسمبر 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 7 نومبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

پاکستان ایئر فورس نے میڈیکل برانچ میں بحیثیت جنرل ڈیوٹیز میڈیکل آفیسرز کمیشن حاصل کرنے کا اعلان کیا ہے اس میں داخلہ کیلئے امیدوار کا ایم بی بی ایس ڈگری بمعہ ایک سالہ ہاؤس جاب ہونا ضروری ہے۔ رجسٹریشن کیلئے تین عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، اصل کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد بمعہ تصدیق شدہ نقول کے ہمراہ کسی بھی درج ذیل پی اے ایف انفارمیشن اینڈ سلیکشن سینٹر سے رجوع کریں۔ رجسٹریشن 28 نومبر 2005ء سے 7 دسمبر 2005ء تک ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 27 نومبر 2005ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

ربوہ میں پہلا شادی ہال
گوندل بینکویٹ ہال
اینڈ موبائل کیٹرنگ
بکنگ جاری ہے
گولبازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

ملکی اخبارات سے خبریں

کشمیر سے فوجوں کا انخلاء وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر پر کوئی یوٹرن نہیں لے رہا۔ مناسب وقت پر قوم کو خفیہ ڈپلومیسی سے آگاہ کرینگے۔ کنٹرول لائن پر پانچ مقامات کا کھلنا بھی اسی ڈپلومیسی کا حصہ ہے۔ ہم کشمیر سے فوجوں کا انخلاء اور سیلف گورننس چاہتے ہیں جس پر پیش رفت ہو رہی ہے۔ کشمیر پیچیدہ مسئلہ ہے جس پر ہر طرح کی ڈپلومیسی چل رہی ہے۔ مسئلہ کے حل کیلئے آپشنز پر بات ہو رہی ہے۔ کشمیر پر بیک ڈور ڈپلومیسی کے نتائج سامنے آنے پر قوم کو اعتماد میں لیں گے۔

کشمیر غیر فوجی علاقہ بنایا جائے کل جماعتی حریت کانفرنس (انصاری) گروپ کے رہنما میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ نیٹو کی زیر نگرانی کشمیر کو غیر فوجی علاقہ بنایا جائے۔ نیٹو کی افواج زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیوں کیلئے پہلے سے موجود ہیں ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب کے علاقے کو غیر فوجی بنانے کے عمل کی نگرانی کرے۔

متاثرہ علاقوں میں شدید برفباری زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں شدید برفباری سے درجہ حرارت منفی 6 تک گر گیا۔ جس سے مزید 8/افراد ہلاک ہو گئے۔ بعض علاقوں میں 5 انچ تک برف پڑی جس سے شاہراہ قراقرم اور شاہرہ استور بند ہونے اور ہلاکتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے۔ مظفر آباد، باغ اور ملحقہ علاقوں میں برفباری اور بارش کے باعث گزشتہ دو روز سے ہیلی کاپٹر سروس معطل رہی۔ 75 فیصد سے زائد زلزلہ زدہ افراد ایسے خیموں میں رہتے ہیں جو سردی کی شدت برداشت نہیں کر سکتے۔

ہماری ضرورت ہے یا نہیں؟ نیٹو نیٹو نے حکومت پاکستان کو نوٹس دیا ہے کہ اسے بتایا جائے کہ 90 روز بعد ہماری ضرورت ہے یا نہیں ہمارا کوئی سیاسی یا فوجی ایجنڈا نہیں۔ مختلف سیاسی بیانات سے پریشان ہیں۔ حکومت پاکستان کی درخواست پر ایک معاہدے کے تحت آئے تھے ہماری ضرورت نہیں اور 90 روز تک جانا ہے تو تیاری کیلئے 4 ہفتے درکار ہونگے۔ نیٹو کمانڈر نے کہا کہ متاثرہ علاقے میں سڑکیں تعمیر کیں اور ہسپتال بنائے ہیں ایسی تباہی کہیں نہیں دیکھی۔

کالا باغ یا بھاشا ڈیم صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بڑے ڈیم کی تعمیر کا معاملہ اب زیادہ دیر تک لٹکایا نہیں جا سکتا۔ کالا باغ یا بھاشا ڈیم کی تعمیر کے متعلق جلد فیصلہ کرنا ہوگا۔

بھارت امریکہ تعلقات بھارتی سیکرٹری خارجہ شیام سرن نے کہا ہے کہ چین کی ایشیا میں بڑھتی ہوئی اقتصادی و فوجی طاقت کے پیش نظر امریکہ اور بھارت کے درمیان مضبوط تعلقات ہونا ضروری ہیں۔ آنے والے سالوں میں ایشیا میں طاقت کا عدم توازن پیدا ہوگا۔

بالاکوٹ کی از سر نو تعمیر متحدہ عرب امارات نے بالاکوٹ کی از سر نو تعمیر کی پیشکش کی ہے۔ یہ بات یو۔اے۔ای کی افواج کے کرنل عبدالرحمٰن ابراہیم نے بتائی۔

تجارتی اور اقتصادی مراعات وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ یورپی یونین سونامی سے متاثرہ ممالک کی طرح پاکستان کو بھی تجارتی و اقتصادی مراعادت دے وہ پاکستان کو نہ صرف اپنی مارکیٹوں تک رسائی دے بلکہ بیڈ لینن پر عائد ڈمپنگ ڈیوٹی بھی ختم کی جائے۔

عدالتوں میں حملے بنگلہ دیش کی عدالتوں میں دو خودکش بم دھماکوں کے نتیجے میں 13۔افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ ہر طرف خون بکھر گیا۔ سیکیورٹی حکام نے علاقوں کو سیل کر دیا۔

کینیڈین وزیر اعظم کرپشن سکینڈل پر کینیڈین وزیر اعظم کے خلاف پیش کی جانے والی تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوگئی ہے اپوزیشن جماعتوں نے وزیر اعظم پال مارٹین پر کرپشن کے الزامات عائد کرتے ہوئے حکومت برطرف کرنے کا مطالبہ کیا جسے مسترد کرنے کے بعد تحریک عدم اعتماد پیش کر دی گئی تھی۔ اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم کی جماعت کو اب حکمرانی کا حق نہیں رہا۔ کینیڈین حکومت کے ترجمان نے کہا کہ عام انتخابات 23 جنوری کو ہونگے۔

مذہبی تنظیموں کے خلاف آپریشن جرمنی کی پولیس نے کالعدم مذہبی تنظیم ''خلافت'' کے خلاف آپریشن کے دوران متعدد مساجد پر چھاپے مارے اور مذہبی مواد پر مبنی کتابیں ضبط کر لیں۔ 0 8 پولیس اہلکاروں نے جرمنی کے جنوبی شہر اینگولوسٹیڈ میں کالعدم تنظیم خلافت کے خلاف سرچ آپریشن کیا۔ تنظیم کے کارکنوں کی رہائش گاہوں، تجارتی مراکز اور کمیونٹی سینٹروں پر چھاپے مارے۔

بھارتی جنتا پارٹی کے رہنما کا قتل بھارت کی اپوزیشن جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما کرشنا آنندرائے کو چھ ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کے قافلے پر اتر پردیش کے علاقے بلیاں کے قریب گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ اسیر سیاسی حریف ممتاز انصاری پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم دسمبر 2005ء	
طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:06

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
(رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
مطب حمید

ہر ماہ 1-2 تاریخ کو محمد علی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفر وال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7
مکان نمبر P-256 فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 6-7 تاریخ کو دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی
ربوہ ضلع جھنگ فون: 04524-212755-212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ کو NW-741 دکان نمبر 1
051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ کو 49
فون: 0451-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 18-19-20 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 23-24 تاریخ کو
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر دیو فاروق
فون: 042-5301661
کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
ہیڈ آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
Tel: 055-3891024-3892571. Fax: +92-055-3894271.
E-mail: mata_e_hameed@yahoo.com
E-mail: mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
Tel: 055-4218534-4219065
E-mail: matahameed@hotmail.com

C.P.L 29-FD

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔
منہ سے بد بو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

نظامی فیبرکس
باوقار لوگوں کی باکمال پسند
0333-6706311

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
فون: 6213158 موبائل: 03336526292

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & DEALS
Aluminium Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts In Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
129/C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106
0300-9680450 email: multicolor13@yahoo.com

HOMES & LAND
CHAKLALA SCHEME III RAWALPINDI
SALE-PURCHASE-RENT-INVEST
KARACHI-LAHORE-ISLAMABAD
(GUARANTEED PROFITABLE DEALS)
MAJOR AHMAD
TEL-92-051-5509389 CELL 92-0300-5130106
E.MAIL:reliance92@yahoo.com